

احساس

از قلم
فواد علی

<https://crazyfansofnovel.com>

FB: Crazy Fans Of Novel

Ehsas | By Fawad Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

*Crazy Fans Of
Novel*

WELCOME TO THE GROUP

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ehsas | By Fawad Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

السلام علیکم!!!

Page | 3

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنف / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنف / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز آف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

انشاء اللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع
کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : <https://web.facebook.com/groups/292572831468911/>

Website Url : <https://crazyfansofnovel.com>

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

احساس از قلم فواد علی

امی کسی بھی ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرونگا
جو اپنی عمر کی لحاظ سے بڑی ہو
اور ہمارے گل رخ بھی کچھ زیادہ ہی ہے وہ بہت بور ہے
امی پلیز دوبارہ اس کی بات میرے سامنے نہ کرے کم سے کم
شادی کی لحاظ سے تو بالکل نہیں.....
گل رخ جو جہانگیر کی کزن ہے اور ایک ہی گھر میں بڑی ہوئے
ہے دونوں جو کی بچپن سے بہت سمجھ دار ہے،
امی ابو کی وفات کی بعد وہ اپنی چاچا کی ساتھ ہی اس گھر میں
رہنے لگی

.....

.....
امی اپ نے بات کی جہانگیر سے کیا کہا اس نے
حنا نے کال پہ پوچھا امی سے حنا جہانگیر کی بڑی بہن ہے
جس کی شادی اپنی خالہ کے بیٹے علی سے ہوئے ہے
بات تو کر لی ہے

لیکن وہ گل رخ کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ گل رخ کو ایک بور لڑکی سمجھ رہا ہے
اچھا چلو امی بعد میں بات کرتی ہو اور میں شاید جہانگیر کو بھی
کال کر لو تو اُس سے بھی پوچھ لیتی ہو کہ بعد یہ نہیں کہنا کہ
کسی نے پوچھا نہیں تھا مجھ سے حنا نے امی کو دلاسا دیتے
ہوئے کہا۔
اوکے بیٹی خوش رہو

جلدی کرو حارث مجھے دیر ہو رہی ہے یونیورسٹی سے
اوکے بابا آیا حارث نے جواب دیا
کلثوم کو نیچے آتے ہوئے۔
حارث جو گل رخ کا چھوٹا بھائی ہے ایک کمپنی میں جاب کر رہا
ہے اور چاچا کی ساتھ گھر چلا رہا ہے۔
کلثوم جہانگیر کی چھوٹی بہن ہے جو حارث کی ساتھ جاتی تھی
کالج اُس کو راستہ میں چھوڑ کہ جاتا ہے حارث افس
ناشتے کی ٹیبل بھی ان دونوں کے بچوں کی طرح جھگڑے سے
انکے پیار سے ناشتے کا مزہ دگنا ہو جاتا ہے۔
گل رخ صبح ہی اٹھ جاتی تھی اور کچن میں چاچی کی ساتھ ان
کی ہلپ کرتی ہے --

سب چلے گئے شکر ہے تھوڑا سکون آیا گھر میں
گل رخ چاچی سے بات کرتے ہو مسکراتی ہوئی کہتی ہے۔
اوکے بیٹا تم بھی کر لو ناشتہ دیر ہو گئی یہ تمہیں
اوکے چاچی اب صاحب کو بھی اٹھا لو
چاچی بابا بابا

اتنی میں جہانگیر سڑیوں سے نیچھے آتے ہوئے کہتا ہے میڈم تم جا سکتی ہو۔

میری امی زندہ ہے تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں جہانگیر نے غصہ کے انداز میں جواب دیا
اوکے سوری اللہ حافظ چاچی گل رخ شرمندہ ہو کے نکلی گھر سے

منہ میں پیار کی الفاظ نہیں ہے تمہارے جو ایسے منہ بنا کے جواب دیا بچی کو

اااوو امی پلیز بچی نہ بنائے آپ اس کو چلو ناشتہ کرو اب تم۔

کسے کرو صبح سویرے آپ لوگوں کی باتیں اففففف اللہ جہانگیر منہ بناتے ہوئے۔

جہانگیر صاحب کا کوئی کام نہیں تھا نوکری کی تلاش میں بہت جگہ آپلائی کر چکا تھا لیکن قسمت ساتھ نہیں دے رہی تھی۔
شام کے ٹائم جہانگیر کہا ہے ابو بولے اپنے روم میں ہے گلثوم نے کہا۔

بھائی ابو آپکو یاد فرما رہے ہے اوکے تم سر نہیں کھاؤ میرا جاؤں آرہا ہو جہانگیر نے روم سے ہی گلثوم کو سنا دی۔

نیچے آتے ہوئے دیکھا سب شام کی چائے پی رہے تھے لونچ میں

آجائیں آجائیں جہانگیر صاحب کوئی تکلیف تو نہیں ہے،

اپکو یہاں اس ہوٹل میں ابو غصہ کی حالت میں بولتے ہوئے۔

نہیں نہیں بس میرے روم کا AC کام نہیں کر رہا،

اگر وہ ٹھیک ہو جاتے تو

سر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے آنکھ نیچھے کر کی شاراتی انداز میں بولا۔ 😊

کلثوم حارث چپکے سے مسکرانے لگے،،
جناب کچھ کرنے کا اردہ ہے بھی یا نہیں
جی ابو کل ایک انٹرویو ہے ٹسٹ دیا ہوا ہے،
بس دعا کرے کل انٹرویو بھی اچھا ہو جائے۔
اوکے ابو نے جاتے ہوئے جواب دیا،،
اگر کچھ رقم مل جاتے تو جہانگیر نے پچھے سے ابو کو بلند آواز
میں کہا

ابو پچھے موڑ کے دیکھتے ہوئے اپنی امی سے لے لینا کل جی
بہتر
سن لیا نہ امی کل دے دینا پیسے یاد سے۔
واپسی میں گانا گاتے ہوئے کچن میں گیا
امی چائے دے ایک کپ سٹرونگ سی ویسے بھی اپ کے شوہر
کو صرف غصہ آتا ہے۔
یہ نہیں جانتے کہ جوان بیٹے سے کیسے بات کرتے ہے منہ بنا
کر امی سے کہا
امی نے مسکراتے ہوئے کہا ان کو کیا پتا کی منسٹر سے کیسے
بات کرنی چاہئے
امی بہت جلد اس گھر میں میری بھی تنخواہ آئے گی
ہاں بالکل بیٹا یہ لو چائے
اوکے امی۔
چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑ کر اوپر جانے لگا

سامنے سے آتے ہوئے گل رخ سے ٹکر ہو گئی
اور چائے کا کپ نیچے گر گیا۔
تمہیں نظر نہیں آتا کیا نظر کمزور ہے تمہاری۔
ایک کپ ملا وہ بھی نصب نہیں ہوامجھے
جاؤ اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو گل رخ کی آنکھوں میں آنسو
آگئے سوری پلیر
تمہیں بس سوری ہی آتا ہے،
اب صفائی کرو
میرے کیا قسمت ہے ہر بار اس سے ہی مل کی موڈ کا ستیا ناز ہو
جاتا ہے،
غصہ سے آگ بگولا ہو کر واپس لونچ میں آگیا۔
صوفے پہ لیٹ گیا ٹی وی کا رموٹ کلثوم سے لے لیا
اور کوئی کام نہیں ہے بس ہر وقت ٹی وی ہی ٹی وی بھائی ڈرامہ
دیکھنا ہے ہم نے
جس نے ڈرامہ دیکھنا ہے وہ اوپر جائے
یہاں کارٹون ہی چلے گا
گل رخ جہانگیر کو اگنور کر کی ٹوٹا ہوا کپ اٹھا کہ کچن میں
چلی گئے
کیا بناؤ کھانے میں چاچی
بس بیٹی چاول بناؤ
اور کچھ بازار سے منگوا لینا اوکے جی،،
کھانے کی ٹیبل پر ابو نے پوچھا تو کل جانا ہے پھر
جی ابو لازمی۔۔

اور گل رخ بیٹی جاب کسی چل رہی ہے
بلکل ٹھک چاچا اور پھر دونوں شروع ہو گئے سیاسی باتیں کرنے
لگے گل رخ بہت ہی قابل تھی اس کی پاس معلومات تھے
اس لئے وہ آسانی سے کسی بھی چیز پہ آسانی سے بات کر سکتی
تھی

حارث اور کلثوم بھی ساتھ دینے لگے
ایک جہانگیر خاموش تھا کیوں کہ ان باتوں سے سخت نفرت تھی
بس وہ کھیر کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا جو امی بنا رہی تھی
چلو اوکے بیٹی میں جا رہا ہو
اوکے چاچا سب کھڑے ہو گئے
لیکن جسے ہی ابو چلے گئے جہانگیر شروع ہو گیا
تم لوگ بڑے آئے ہو جو اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگ جاتے ہو
حارث اور کلثوم کو سناتے ہوئے صوفے پہ لیٹ گیا
امی لے آو نہ یار اب گل رخ کچن میں مصروف ہو گئی
امی یاد ہے نہ کل مجھے جانا ہے یاد دلاتے ہوئے اوپر جانے
لگا..

صبح ابو کی جانے کی بعد جہانگیر نیچے آ رہا تھا
اور گلرخ کچن میں جا رہی تھی
گلرخ کی نظر سے ہی سامنے سے آتے ہوئے جہانگیر پر پڑی
وہ وہیں ہی روک گئی کالا سوٹ پہن کہ خود کو سیٹ کر کہ آ رہا
تھا

واہ بھائی کیا لگ رہے ہو
ماشاللہ کلثوم اور حارث نے تعریف کی جہانگیر کی،

گلرخ کچن کی سامنے جہانگیر کو دیکھ کی سوچ رہی تھی
ماشاللہ کیا کمی ہے میرے کزن میں بس اللہ کرے کہ نصب بھی
ساتھ دے

اور آج جاب مل جائے یہی سوچ رہی تھی۔
کہ جہانگیر کی آواز نے جگا سا دیا۔
بس بس کبھی ہیڈسم انسان نہیں دیکھا ہے کیا نظر لگاؤ گے
کیا اب تم لوگ جہانگیر حارث اور کلثوم کو کہتا ہے،
گل سن کہ ہسنتے ہوئے کچن میں چلی گئے۔
چاچی صاحب کی نظر اتارو کہی نظر نہ لگے۔
ہاہاہاہا چاچی مسکرائے
کلثوم اور حارث نکل گئے تھی
جہانگیر اپنے آپ میں لگا تھا اور سامنے گل نے ناشتہ رکھ دیا۔
انشاللہ آج جاب مل جائے گی مجھے یقین ہے
گل نے کہا
ہا ہا جانتا ہو میں کیوں نہیں ملے گی اتنی محنت جو کی ہے میں
نے جہانگیر کی لہجے میں کچھ نرمی نظر ہی نہیں آرہی تھی
گل اس کا یہ انداز دیکھتی ہی رہ گئی لیکن دل ہی دل میں بہت دعا
دے رہی تھی۔

اوکے چاچی میں جا رہی ہو
بیٹی جہانگیر چھوڑ دے گا تمہیں
نہیں نہیں چاچی میں چلی جاؤں گی
ہا ہا جاؤ میرا راستہ الگ ہے امی اس سے
میں نے ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا ہے

گل کو اس کی مزاج کا پتہ تھا اس لئے بس خاموشی سے اللہ حافظ بول کہ ہلکی سی مسکرا کہ چلی گئی۔
کیا ہے یہ بیٹا آرام سے بھی بات کر سکتے ہو تم اس سے وہ بہت حساس لڑکی ہے
اوووو امی پلیز ناشتہ کرنے دو اب ناشتہ کر کہ امی کی دعا لے کے نکلا گھر سے..
افس پہنچا تو ابھی شروع نہیں ہوئے تھے
انٹرویو کچھ دیر بعد اس کا نمبر آگیا
اندر جا کہ جو جو وہ پوچھتا گیا یہ جواب دیتا گیا تھا تو قابل اچھی طرح انٹرویو ختم ہوا تو گھر آ گیا تھا
شام کو گھر میں سب سے زیادہ انتظار گل کو تھا۔
کہ کیا ہوا گا لیکن پوچھ نہیں سکتی تھی۔
کیوں کہ جہانگیر نے کیا جواب دینا ہے
اس لئے وہ بے چینی سے چاچا کا انتظار کرنے لگے کہ کب چاچا پوچھے گیں
جہانگیر سے کہ کیا ہوا جاب کا۔
کھانا لگا تو ابو نے پوچھا
ہاں جناب کیا بنا
بس ہو گیا بہت اچھی طرح جو جو وہ پوچھتا گیا جواب دیتا گیا
میں
ہمہمہم اچھا گڈ..
گل چٹ سے بولی انشا اللہ فکر نہ کرے یہ جاب آپکو ہی ملے گی
مجھے یقین ہے

اگلے دن اتوار کو جہانگیر کے ابو اسلم صاحب صبح واک کرنے گئے۔

اور گل کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی۔
کہ جھانگیر نیچے آتے ہی برس پڑا گل پر
بر وقت مذاق کا نہیں ہوتا۔

جو تم ہر وقت منہ کھول کے ابو کی ساتھ میرے بارے میں مذاق کرتی رہتی ہو کسی دن منہ تھوڑے دوںگا میں تمہارا ہر ٹائم بکواس نہیں پسند مجھے اور تم کیا کرتی ہو۔

سارا دن میں تو پھر بھی اپنے گھر میں رہتا ہو تمہارے طرح نہیں ہو کہ دوسروں کے گھر میں پڑا رہو ہر وقت میرا موڈ خراب کر دیتی ہوں۔

جہانگیر کیا بکواس کیے جا رہے ہو یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا ہی گل اور حارث کا ہے اور تم کون ہوتے ہو گل کو اس طرح بولنے والے اور تم کیا کرتے ہو سارا دن جو اس کو طعنہ دے رہے ہو نکلو یہاں سے

جہانگیر کی امی سلمیٰ بیگم نے جہانگیر کو سنا دیا۔

جہانگیر غصے سے نکلا کچن سے
اور گل چاچی کی پچے سہمی سی کھڑی ہو گئی گل کو خوف سا
آنے لگا جہانگیر کی اس رویے سے
کیا ہوا بیٹی اسکی باتوں کو دل پہ کیوں لے رہی ہو
نہیں چاچی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے جس سے جہانگیر کی
بے عزتی ہو۔

جانتی ہو میں جاؤں شاباش اپنے کمرے میں جاؤ مت سوچوں اس
کی باتوں کو چاچی اسے دلاسا دیتے ہوئے بولی آنے دو چاچا کو
تمہارے وہی ٹھیک کریں گئے اسکو۔
چاچی پلینز آپ کچھ نہیں کہے گی چاچا کو وہ غصہ ہوں گے پھر
سے جہانگیر پر
اوکے جاؤ تم۔

سلمیٰ بیگم جہانگیر کے پاس آئیں یہ سب کیا تھا
جہانگیر TV دیکھ رہا تھا امی کیا تھا کیا ہوا
کیوں تمیں یہ سب نظر نہیں آتا جو تم نے کیا اس طرح کوئی کہتا
ہے جہانگیر
اوووو پلینز امی

کیا پلینز جواب دو مجھے اتنا بکواس کسے کر سکتے ہو تم وہ
ایک اچھی سمجھدار لڑکی ہے عزت دار ورنہ وہ تمہیں ان سب کا
جواب دے سکتی تھی۔ لیکن اُس میں احترام ہے عزت ہے تمہاری
طرح بد لحاظ نہیں آج کے بعد میں اسی حرکت نہ دیکھوں۔۔

رات کا کھانا کھا کہ فری ہی ہو گئے تھی کہ اتنے میں جہانگیر کا موبہل بجنے لگا۔

ہیلو آپ مسٹر جہانگیر بول رہے ہو جی باکل

آپ کی جاب ہو گی ہے ایک دو دن میں آپ جوائن کر سکتے ہو اوووو تھنک یو سو مچ سر تھنکس امی میرے جاب ہو گی ہے حارث مبارک ہو بھائی شکریہ

سب نے مبارک بات دی گل نے بھی بہت خوشی سے کہا مبارک ہو جہانگیر۔

اور جہانگیر کی خوشی کا انتہا نہیں تھا۔ ابو روم میں گئے تو سب نے کہا بھائی ہماری ٹریٹ کہا ہے۔

وہ خوش تھا کہا کیا چائے بولے آج کل کا لنچ آپ کی سائیڈ سے ہوگا حارث نے کہا۔ قبول ہے میرا دل بہت بڑا ہے کیا یاد کرو گے تم لوگ امی آپ بھی ہمارے ساتھ چلے گی نا۔

نہیں نہیں بس تم لوگ خوش رہو تم لوگ چلے جانا گل بھی ہوگی جہانگیر بولا

لازمی بات ہے بھائی سب سے زیادہ اسی نے ہی تو آپ کے لئے دعا کی ہے آپ کی جاب کے لئے سب سے زیادہ یہ ہی فکر مند تھی۔

جہانگیر گل کو ہی دیکھ رہا ہوتا ہے کیوں کہ اس کو اپنی غلط راویے کا احساس ہونے لگا تھا۔

پھر جلدی سے بات بدلتے ہوئے بولا کیوں نہ ہو میں ہو ہی اتنا خاص لازمی بات ہے

اووووو پلیر بھائی بس کرے بس کلثوم ہنستے ہوئے بولی

گل خاموش ہو گئی تھی اُس کی اندر کی خوشی کو وہ اظہار ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

برتن اٹھا کہ کچن میں چلی گئی لیکن جہانگیر نے نوٹ کر لیا تھا۔ جہانگیر کو گل سے معافی مانگنی تھی اب وہ سوچ رہا تھا کیسے مانگو شرمندہ تھا اپنے رویئے پر یار اتنا سب کچھ کہا بنا سوچے سمجھے لیکن اب نہیں کہہ پایا کچھ بھی۔

دوسرے دن سب لنچ پر جانے کی لئے تیار تھے بس اب گل کا ویٹ ہو رہا ہے...

ہال فوائٹ کلر کی قمیص پر میرون کام گل پر بہت جچ رہا تھا۔ سفید گندمی رنگ پر نام کا میک اپ کیے ہوئے بادامی آنکھیں دراز پلکیں نیچے چھکائے ہوئے وہ زینے اتر رہی تھی جن جہانگیر کی نظر اس پر پڑی تو وہ اس سے کچھ سیکینڈس کے لیے نظریں نہیں ہٹا سکا۔

اسکی بڑی بادامی آنکھیں کسی کو بھی قید کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔۔

نچھے آتی ہی چاچی نے کہا ماشاء اللہ ماشاء اللہ نظر نا لگے میری بیٹی کو جاؤ خوش رہو سر پر چوم کر پیار کیا

چلے کلثوم ہاں چلے۔
گاڑی میں چلاونگا جہانگیر بولا بابابابابابابابابا اچھا بابا ٹھیک
ہے حارث نے کہا
گاڑی میں بیٹھتے ہی فرنٹ شیشہ سیٹ کر لیا جس میں آسانی سے
گل نظر آ سکے۔
لیکن گل بالکل چینج سے ہو گئی ہے جہانگیر کی طرف دیکھ ہی
نہیں رہی تھی اپنی سوچوں میں گم تھی۔
حنا آپي کو بھی کال کر لیتے ہے ساتھ میں علی بھائی بھی
آجائنگے مزہ آجائگا جہانگیر نے گل کو دیکھتے ہوئے کہا ٹھیک
ہے نہ ایسا
گھر آتے ہی چاچی نے کہا کہ تم لوگوں کی پھوپھی آرہی ہے
لندن سے یہ سن کر سب بہت خوش ہو گئے۔
دو دن بعد جہانگیر جاب پہ جانے لگا اور تسیرے دن مہمان بھی
پہنچ گئے
پہپھو اور ان کا بیٹا خالد ساتھ آئے تھے
شام کو سب بیٹھ کے چائے پی رہے تھے گپ شپ ہو رہی تھی۔
گل تم سناؤ کیا حال چال ہے کسے جا رہی ہے تمہاری جاب خالد
نے پوچھا
جی بالکل فٹ آپ سنائیں لندن جا کہ بہت ہیڈسم ہو گئے ہو
ہاں بس جاب اور گھر ہی ہوتا
ہاں تو لازمی بات ہے آرام ہی آرام ہے مطلب گل بولی
دونوں لگے ہوئے تھے اپنے باتوں میں جہانگیر نوٹ کر رہا تھا
دونوں کو باتوں باتوں میں

دونوں اٹھ گئے وہاں سے باہر صحن میں کھڑے ہو کر اپنے بچپن کے دن کو یاد کر رہے تھے اتنے میں خالد کی امی بولی ماشا اللہ کتنے اچھے لگ رہے ہیں دونوں نے نہ بھائی جی جی بالکل

جہانگیر نے چائے کا کپ رکھ کر دونوں کو دیکھا

کچھ جل سا گیا ہے شرارتی انداز میں کلثوم نے کہا 😊😊
ہاں کیا کہا جہانگیر کلثوم کو دیکھ کی بولا ..

دن با دن خالد گل کو ٹائم دینے لگا اور قریب ہوتا گیا۔

گل تم آفس جاؤ گے ناشتے کی ٹیبل پہ خالد نے اس سے پوچھا
جی مجھے آج ضروری جانا ہے
تو میں تم کو چھوڑ دیتا ہوں آج

اور آج رات کا کھانا ہم دونوں باہر کھا کہ آئنگے۔

واہ جی اتنی مہربانی کیا بات ہے خالد بھائی کلثوم نے مسکراتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہے کزن ہے باہر لے کے جانا چاہتا ہے اس میں کیا ہے
جہانگیر نے غصہ میں جواب دیا۔

گل جہانگیر کا انداز نوٹ کر رہی تھی ایسا لگتا تھا کہ اسے یہ
سب برا لگ رہا ہے

گل سمجھ گئی تھی لیکن وہ خالد کو پھر بھی منا نہیں کر سکی اور
کہا ٹھیک ہے۔

تم مجھ کو 5 pm کو پک کر لینا

جہانگیر گل کو دیکھتے ہوئے اُٹھ کے جانے لگا۔

روکو جہانگیر ہم بھی جا رہیے ہے ایک ساتھ چلتے ہے
خالد ہاتھ صاف کر کے اٹھتے ہوئے بولا
آجاؤ جہانگیر گاڑی میں
خالد نے گیٹ کھولا گل کے لئے آجائیں میڈم خالد مسکراتے ہوئے
تھنکس سر جی
جہانگیر کچھ عجیب سا ہو رہا تھا..
جہانگیر کو افس کے سامنے اُتار کر دوںوں چلے گئے۔
لیکن جہانگیر کو سکون نہیں تھا وہ دل ہی دل میں خالد کو گل کی
قریب برداشت نہیں کر پا رہا تھا..

بھائی اپ کی اجازت ہو تو میں گل کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہو
اسلم صاحب نے سلمیٰ بیگم کو دیکھا اور کہایہ تو بہت اچھی بات
ہے لیکن بہن یہ اس کی زندگی کا سوال ہے
ہم ایک بار اس سے پوچھے گے کہ وہ کیا چاہتی ہے کیوں کہ وہ
بہت ہی سمجھدار اور قابل بچی ہے کیا پتا اس کی من میں کیا ہے
ہمیں ٹھہرا ٹائم دو اس معاملے میں بنا گل کہ اپکو کچھ بتانا کچھ
ٹھیک نہیں لگ رہا مجھے اس لئے میں اس سے لازمی بات کرنا
چاہتا ہو اُس کے بعد بات کرن گے جہانگیر کے ابو بولے۔
ہاں ہاں بالکل بھائی صاحب اُس سے پوچھنا تو بنتا ہے لازمی بات
ہے۔
اور ہاں بہن اپ خالد سے بھی بات کرلو.....

جہانگیر کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ جلدی آگیا تھا آفس سے

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ بھی آگئے تھے کلثوم نے بتایا کہ بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے جلدی آگئے تھے اس لئے آرام کر رہے ہیں یہ سن کر گل پریشان ہو گئی۔

سب لوگ سو گئے لیکن گل جہانگیر کے لئے پریشان ہو رہی تھی اور جا بھی نہیں سکتی تھی کیوں کہ جہانگیر کہے غصہ نہ ہو جائے مجھ پر۔

کیا ہوا گل کچھ پریشان ہو کیا جو ادھر باہر کھڑے ہو۔ اوووو خالد اپ کیا ہوا اپکو نیند نہیں آرہی تھے کیا جو اب بھی باہر آگئے نہیں میں تو بس جانے والا ہی تھا تمہیں دیکھا تو میں بھی آگیا باہر

اتنے میں جہانگیر اپنے روم سے باہر آیا جیسے ہی دونوں پر نظر پڑی تو اگنور کرتا موبائل نکال کر بات کرنے کا تاثر دیتا واپس اندر چلا گیا

دونوں وہی کھڑے ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے کافی دیر گزرنے کے بعد گل نے ٹائم دیکھا۔ خالد اب تم بھی آرام کرو اور مجھے بھی کچھ کام دیکھنے ہے۔ گل جہانگیر کے لیے چائے بنا کر ساتھ میں ٹیبلٹ لے کر اس کے کمرے میں آئی اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آجاو جہانگیر کی بے زار سی آواز آئی

جہانگیر سے اور صبر نہیں ہو رہا تھا ایک تو طبیعت ٹھیک نہیں
اُپر سے ان دونوں کے بارے میں سوچ سوچ کر دماغ پھٹ رہا تھا

جہانگیر چائے لے لو اور چائے کے ساتھ ٹیبلٹ لے لو طبیعت
ٹھیک ہو جائے گی سر درد کم ہو جائے گا۔
جہانگیر گل کے ہاتھ سے چائے کی ٹرے لے لیتا ہے -
تھنک یو گل اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی
کوئی بات نہیں اچھا اب آرام کرو میں بھی سونے جا رہی ہو۔
جہانگیر کو خود اپنے آپ ایک مجرم جیسا لگ رہا تھا اپنا سارا
غصہ جو گل پر نکلا تھا اور میں اب تک معافی تک نہ مانگ
سکا۔

اور یہ پھر بھی اتنی کیئر کر رہی ہے سچ کہتے ہیں امی اور حنا
باجی گل ایک اعلیٰ ظرف انسان ہے میں ہی نہیں پہچان پا رہا تھا۔
جہانگیر کے دل میں گل کی محبت تو جاگنے لگی تھی ہی لیکن
اب بتانا دشوار ہو رہا تھا۔

صبح ان دونوں سے پہلے نکل گیا تھا ناشتے کی ٹیبل پہ
کلثوم جہانگیر کہا ہے طبیعت کسے ہے اب نہیں جا رہے کیا آج
آفس گل نے پوچھا۔

نہیں وہ تو اب آفس بھی پہنچ گئے ہونگے آج کچھ جلدی تھی بھائی
کو

ہممممم اچھا۔

شام کو گل سے پہلے آیا ہوا تھا دل میں یہ سوچا تھا کہ آج گل کو
بتانا ہے لازمی لونچ میں بیٹھ کے انتظار کر رہا تھا۔

پھوپھو خالد کہا ہے نظر نہیں آ رہا جہانگیر نے پوچھا
بیٹا وہ تو گل کو لینے گیا ہے۔

اس کو کوئی اور کام نہیں ہے کیا جہانگیر نے کہا
کیا بیٹا

جی کچھ نہیں وسی ہی
لینے گیا ہے اب آتے ہی ہونگے
جی بہتر

کچھ انتظار کی بعد وہ لوگ پہنچ گئے گل نے سب کو سلام کیا اور
جہانگیر صبح بھی جلدی میں گئے تھے طبیعت کسے ہے اب۔
ہمممم اب تو ٹھیک ہو بالکل اچھا گڈ۔

گل روم میں گئی چنیچ کر کے آتے ہی چاچی کی ساتھ کچن میں
لگ گئی کھانا تیار کر کے سب بیٹھ کہہ رہے تھے۔

صبحہ کھانا کھا کہ آجاؤ ادھر بات کرتے ہے جہانگیر کے ابو
نے کہا

اچھا بھائی

گل میں نے کچھ بات کرنی ہے تم سے جہانگیر نے کہا
اووو یہ کیا سن رہی ہو میں واہ گڈ آج جہانگیر بھائی گل کو
مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ بات کرنی ہے تم سے کلثوم
ہنستی ہوئے بابا بابا

کیا مطلب یہ دونوں آپس میں باتیں نہیں کرتے کیا جو تم اتنی
حیران ہو رہی ہو

خالد نے کہا
نہیں نہیں اسے بات نہیں ہے اس کو مزاق کرنے کی عادت ہے
گل جہانگیر کی طرف حیران کن سے انداز میں دیکھتی ہوئی
جواب دیا۔
کھانا کھا کہ خالد ماموں لوگوں کی ساتھ بیٹھ گیا اور کلثوم گل کی
ساتھ کچن میں میں چلی گئی
جہانگیر باہر صحن میں انتظار کرنے لگا گل کا تھوڑی دیر بعد
گل باہر آتے ہوئے جی جہانگیر بولے کیا بات کرنی ہے..
ہاں تو میں کہنے والا تھا گل اپی ایکو ابو بولا رہا ہے اپنے روم
میں خیر تو یا نہ گتھوم مجھے نہیں پتا آپ
اچھا۔
جہانگیر میں چاچا کے پاس سے ہو آئے ٹھیک ہے
میں آجاؤ چاچا ہا ہا آجاؤ بیٹی چاچی بھی تھی
جی بولے
بیٹا اگر میں کچھ مانگو تم سے یہ میں کچھ فیصلہ کرو تمہارے
لائف کی بارے میں تو تم مجھے وہ حق دوگی۔
کیا ہوا چاچا اب مجھ سے اس طرح پوچھ کیوں رہے ہے اب ہی
تو سب کچھ ہو میرے لئے اب جو بھی بولو میں قربان جاؤ اس پہ
گل نے بہت پیار سے جواب دیا
ہم جانتے ہے بیٹی لیکن یہ تم سے پوچھے بغیر ہم نہیں کر سکتے
چاچی نے کہا
جی بالکل کہے کیا کرو میں
کچھ نہیں بس تم اپنے مرضی بتا دو ہمیں تمہاری خالا تمہارا ہاتھ

مانگ رہی ہے خالد کے لئے دیکھوں بیٹی جسے تم کہوں گی ویسا ہی ہو گا تم ہمیں صاف بتا سکتی ہو جو بھی بات ہو..

گل نے چاچی کی طرف دیکھا اور بولی اپ لوگ میرے لئے سب کچھ ہو جو اپ کو اچھا لگے وہ کرے اگر اپ کو صحیح لگ رہا ہے تو میں راضی ہو اپ لوگ میرے لئے اچھا ہی سوچوں گے اور یہ میرے خوش قسمتی ہے.

کہ اپ لوگ میرے سر کا سایہ بن کہ میرا اتنا خیال رکھ رہے ہو کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دے.

جو اپکو اچھا لگے وہ کرے جس سے اپ خوش رہے بس میرے لئے یہ ہی سب کچھ ہے.

ہم جانتے تھے کہ تم ہمارے لئے ایسا کر سکتی ہو اس لئے تمہیں میرے طرف سے اجازت ہے اگر اپنی مرضی بتانا چاہتی ہو لیکن خالد اپنا بچہ ہے اچھی جاب ہے.

تمہیں سمجتا ہے اس سے اچھے بات اور کیا ہو گے ہمارے لئے کہ تم خوش رہو.

جی بالکل میں جانتی ہو چاچا اپ لوگ خوش ہو اس فیصلے سے اپنے چاچا کی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کہ کہا گل نے.

جی بیٹا بالکل وہ بھی صرف اس واجہ سے کہ وہ اپنا ہے ورنہ میں کبھی دور نہ کرو تم کو اپنی اپ سے.

تو بس بات ختم اپ لوگ خوش تو میں خوش گل نے مسکرا کہ کہا.

چاچا نے گل کو اپنے سینے سے لگا کر سر پر چوما پیار کیا

خوش رہو ہمیشہ جہاں بھی رہو آباد رہو بیٹی۔
اوکے بیٹی اب تم جاؤ میں بات کرو چاچا سے کچھ جی جی گل
اٹھتی ہوئے چاچا کی ہاتھوں کو پیار سے چوما ارام کرے آپ
چائے لے آو اپ کی لئے
نہیں بیٹی جاؤ ارام کرو شب خیر۔۔۔

گل روم سے نکل کر سیدھا حارث کی پاس گئی۔
جو کچھ پڑھائی میں مصروف تھا گل نے سب کچھ کہا
تمہیں کوئی پسند ہو تو اپنے مرضی بول دیتی چاچا کو وہ اچکی
بات سنتے ہے حارث نے کہا۔
پاگل ہو گئے ہو کیا مجھے کون پسند ہوگا ایسا کچھ نہیں ہے تمہیں
بس یہ بتانے آئے تھی
کہ کوئی بھی کچھ پوچھے تو کہہ دینا کہ جسا چاچا چاہتے ہے وہی
ٹھیک ہوگا گل نے اپنی بھائی کو سمجھا کہ کہا۔
اچھا ٹھیک ہے لیکن میں جانتا ہو تمہیں جہانگیر بھائی پسند ہے تو
کہا کیوں نہیں۔
دیکھو حارث پسند تو مجھے ہے لیکن لازمی ہے کیا کہ اُس کو
بھی میں پسند ہو اُس کی اپنی لائف ہے اپنی مرضی ہے جس سے
مرضی ہو شادی کر سکتا ہے وہ
سوچ لو آپی پوری لائف کا سوال ہے۔
کہا نہ میں نے میں چاچا کی خوشی میں ہی خوش ہو شادی کرنے

کی چیز ہے تو کسی اور سے ہو اُس سے اچھا ہے کہ خالد سے ہو۔

کیا پتا اور کون ہو گا کیسا ہوگا گل نے سوچ میں گم ہو کہ کہا۔"

.....

کل اتوار کا دن تھا سب لوگ ناشتہ کر کہ آجاؤ لوؤنچ میں بات کرنے ہے اسلم صاحب سب کو مخاطب کر بولے۔
سب لوگ فری ہو کے آگے۔

خالد تہمیں پتا ہوگا کہ گل میرے لئے کیا ہے کبھی بھی میں نے کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

جہانگیر اور حارث میں اور گل مجھے بہت عزیز اس لئے ہے کیوں کہ وہ اپنے عمر سے حد سے زیادہ سمجھدار ہے اور قابل ہے مجھے کبھی گتھوم اور حنا کی ضرورت نہیں پڑے کیوں کہ گل اُن کو موقعہ ہی نہیں دیتی۔

اور اب یہ تمہارے حوالے ہو رہے ہے تمہارے اور گل کی رشتہ کی لئے ہم رضی ہے۔

کیا کب ہوا یہ سب مجھے کسی نے کیوں نہیں بتایا جہانگیر حیران ہو کہ بولا

کیوں تم سے پوچھنا ضروری تھا کیا اور یہ کیا بات ہوئی مجھے کسے نے بتایا نہیں۔

ہوش میں تو ہو تم ابو غصہ ہو کر بولا

جہانگیر گل کو دیکھتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

گل چاچی کی ساتھ صوفی پہ بیٹھے ہوئے اپنے انگلیوں کو دبا رہی تھی چپکی سے جہانگیر کے طرف دیکھا۔

لیکن ابو میں وہ بات نہیں کر رہا گل سے کسی نے پوچھا ہے کیا وہ کیا چاہتی ہے اس کی کیا مرضی ہے اپنے صفائ پیش کی جہانگیر نے۔

جی بیٹا ہم نے پوچھا ہے میں اس کی مرضی کی خلاف کبھی نہ جاؤ۔

جہانگیر خاموش ہو کے غصہ سے امی کی طرف دیکھنے لگا۔ تو بہن اپ کو مبارک ہو ہمارے بیٹی اب اپ کے بہو بن گئے۔ نہیں بھائی میرے تو بیٹی ہے اپنے ایک گھر سے نکل کر دوسرے گھر تو جانا ہے گل کو سر پر چوم کر مسکرا کے کہا پھپھو نے۔ اور میں چاہتا بھی ہو کہ گل بیٹی بن کی رہی لاڈلی چاچا نے جواب دیا۔

رات کو گل اپنے بستر پہ لیٹے ہوئے جہانگیر کے بارے سوچ رہی تھی۔

اور خوش بھی تھی۔

کہ جہانگیر نے میرے لئے اتنی بات کے سب کے سامنے لیکن کاش جہانگیر کو کچھ تو پتا لگ جاتا کہ میرے دل میں کیا ہے۔ اس کے لئے شاید وہ جانتا ہو لیکن بتا نہیں رہا انہیں سوچوں میں گم سو گئی۔

اور جہانگیر بھی انہیں سوچوں میں گم تھا۔

کیا میں نے امی کو منا کر کے غلطی کے ہے کیا گل مجھے پسند ہے کیا۔

اگر انکار کر دیا ہے تو اب یہ تڑپنا کس بات کا جب وہ کسی اور کے ہونے جا رہی ہیں۔

پھر یہ جلنا کیسا اس کو خالد کے ساتھ برداشت کیوں نہیں کر پا رہا میں
اگر پیار ہے مجھے تو میں جان کیوں نہیں پا رہا کیوں اس کا دور جانا مجھے بے چین کر رہا ہے۔
اب مجھے غصہ کیوں نہیں آ رہا گل پر نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔
پتا نہیں وہ کیا سوچتی ہونگی میرے بارے میں وہ ایک کزن ہی مانتی ہے۔
میں اُس سے ایسے ویسے بات نہیں کر سکتا۔
اچھا نہیں کر سکتے تو پھر یہ ڈرامے چھوڑنے ہونگے۔
ان دونوں کا نکاح ہو رہا ہے خالد کا گل پہ حق ہے وہ جہاں چاہی لے جا سکتا ہے
کہاں دینر کرونا چاہی کر سکتے ہے۔
مجھے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔
ہاں باکل سو جاؤ اب کل آفس بھی جانا ہے۔
لیکن گل کا تو بھی پتا نہیں نہ کیا پتا وہ لائیک کرتی ہو مجھے
کیوں کہ وہ اتنا خیال رکھتی ہے میرا میرا ہر کام ٹائم پہ ہوتا ہے۔
اس کی واجہ سے پوچھ تو لو میں ایک بار نہیں اگر وہ غلط سمجھے تو پھر میرے کیا عزت رہ جائے گی۔
اس کی نظروں میں نہیں کرنے چاہئے کوئی بھی ایسے
بات سوچ کیوں رہیے ہو سو جاؤ نا اب اتنے بے چینی کے سمجھ
کیوں نہیں آرہے مجھے ان سب سوالوں جوابوں میں انکھ لگ

گئے۔

~~~~~

گل تم آج آفس مت جانا ہم آج شاپنگ پہ جائنگے۔ اپنی مرضی کا شاپنگ کر لینا ناشتے کے ٹابل پھر خالد نے کہا گل نے حامی بھر لے ٹھیک ہے۔

اتنے میں خالد کا فون آیا خالد اٹھا وہاں سے باہر بات کرنے لگتا ہے۔

میں آج نہیں آہ سکتا بات سمجھنے کی کوشش کرو پلیرز یار کیا ہوا ہے تمہیں میں بھی نہیں چاہتا لیکن میرے بات تو کسی نے سنوئے ہی نہیں اور اپنا فیصلہ مسلط کر دیا مجھ پہ میں گل کو صرف کزن مانتا ہو بس اور کچھ نہیں۔

کیا ہوا کچھ براہم ہے کیا جہانگیر نے پیچھے سے گندھے پہ ہاتھ رکھ کہ بولہ او ناہم نہیں نہیں کچھ بھی نہیں ہے بس دوست سے بات کر رہا ہو خالد نے ہچکچاہٹ سے کہا۔  
چہرے کا رنگ کیوں اڑ کیا تمہارا کیا بات ہے۔  
بتاؤ جہانگیر نے اور زور دے کہ پوچھا۔

کہا نہ کچھ نہیں ہے ویسے ہی جا رہے ہو تم ہمارے ساتھ چلتے نہ بات بادلتے ہوئے اور اپنے ہچکچاہٹ پر قابو پاتے ہوئے اپنے موبائل کو دیکھ کہ خالد نے کہا۔

نہیں میں جا رہا ہو بس ویسے بھی تم کافی عجیب سے لگ رہے ہو۔

ابھی تو صرف نکاح ہو رہا ہے تم ابھی سے ہی ڈر رہے ہو ہاہاہاہاہا جہانگیر مزاق کے موڈ میں جواب دیتے ہوئے باہر

نکلا..

اففففف لمبی سانس لے خالد نے اور کچھ سوچتے ہوئے اندر آگیا...

~~~~~

جہانگیر کچھ دوستوں کے ساتھ لنچ باہر کرنے آیا تھا آفس سے جہاں پر خالد کو دیکھ کہ حیران ہو گیا۔

یہ تو گل کے ساتھ جانے والا تھا شوپنگ پہ تو پھر یہاں کیا کر رہا ہے اور ساتھ میں یہ لڑکی کون ہے جہانگیر سوچ میں پڑ گیا۔

میرے بات سمجھوں میں یہ سب جلدی ہی ختم کر دوں گا میں تمہارے لئے ہی آیا ہو اور تم کو ہی اپنا بنا کے لے جوں گا سمجھی تم منشا میرے جان..

?Excuse me Can i Sit Here

جہانگیر تم یہاں،

خالد اٹھ کہ حیران ہو کہ بولا کیوں میں یہاں نہیں آسکتا کیا نہیں باکل کیوں نہیں اچھا ان سے ملو منشا میرے دوست جہانگیر کا منشا سے تعارف کرواتے ہوئے۔

اوووو اچھا دوست یا

نہیں دوست ہی ہے۔

اچھا چلو میں جا رہا ہو دیر ہو رہی ہے۔

پھر بات کرتے ہے...

جہانگیر گھر اکے میں بات کرو تو کس سے کرو خالد تو گل کو دھوکا دے رہا ہے۔

یہ کسے ہو سکتا ہے۔
اتنے بڑی بات کسے کر سکتا ہے یہ ہمارے ساتھ جہانگیر سوچ
میں گم ہو کہ بیٹھا ہوا تھا۔

کیا ہوا جہانگیر کچھ پریشان سے ہو۔
گل نے سامنے چائے رکھ کہ کہا نہیں بس اسی ہی خالد کہا ہے
نظر نہیں آ رہا کہیں۔

پتا نہیں دوپہر سے نظر نہیں آ رہا مجھے کہا کہ اتوار کو چلے
گے شاپنگ پہ اور خود غائب ہوا ہے۔
میں نے کچھ بات کرنے سے تم سے گل لیکن یہ صرف ہم دونوں
کے درمیان ہی رہنے چاہئے۔
جی باکل بولو کیا ہوا۔

یار آج میں نے خالد کو کسی لڑکی کی ساتھ دیکھا ہوٹل میں منشا
نام ہے لڑکی کا وہ دوست کہہ رہا تھا۔
لیکن دوست نہیں لگ رہی تھی۔

جہانگیر کیا کہہ رہے ہو۔ اگر ایسے بات ہے تو پھر میرے لائف
کیوں خراب کر رہا ہے چاچا سے کہہ کہ اسی سے ہی شادی کیوں
نہیں کرتا گل تھوڑی سے پریشانی ہو کے جہانگیر کے طرف
دیکھ کے بولی۔

نہیں تم صبر تو کرو پہلے بات کا تو پتا چل جائے کہ بات ہے کیا
اصل میں جہانگیر نے کہا۔

کیا صبر کرو اگلے ہفتے نکاح ہے اس میں کیا صبر کرو پلیز تم
کچھ کرو نہ جہانگیر۔

اس لئے تو بول رہا ہو کہ صبر سے کام لو پتا چل جائے گا۔
امی میں نے کچھ بات کرنی ہے آپ سے
جی بیٹا بولو۔
میں نے آج خالد کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا ہوٹل میں اور
معاملہ کچھ الگ ہی لگ رہا ہے۔
کیا جہانگیر تم ہوش میں تو ہو پتا ہے نا اُس کا نکاح ہونے والا ہے
گل سے پھر بھی تم اس طرح کے باتیں کر رہے ہو۔
کیا امی میں اتنی بڑی بات بنا کچھ دیکھے ہی کہتا کیا آپکو میں
نے خود دیکھا ہے۔
منشا نام ہے میں ملا بھی ادھر ہی دونوں سے
تمہارے ابو کو پتا ہے۔
نہیں میں نے آپکو اور گل کو کہا ہے صرف بس
بیٹھا پھر بھی کچھ معلومات کر لو گل کا سوال ہے ایسا نہ ہو اس
کے ساتھ کچھ غلط ہو جائے۔
یا پھر تمہیں ہی کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔
میں بچہ نہیں ہو امی لیکن میں اب لازمی کچھ پتا ہی کر کے
رہونگا۔

خالد کیا یہ بات پھپھو کو پتا ہے کہ تم کسی اور لڑکی کو چاہتے
ہو یہ سب سے چپ کے کر رہے ہو۔
کیا یار تم بھی نا جہانگیر وہ دوست ہے میری بس اور کچھ نہیں۔
دیکھو خالد گل کا تمہیں اچھی طرح پتا ہے۔
کہ کتنی حساس لڑکی ہے وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکے گی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ehsas | By Fawad Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

اور پھر ابو کا بھی پتا ہے کہ گل کو کس حد تک چاہتے ہے وہ تو اُس کے ساتھ کچھ غلط ہو ابو سے بالکل برداشت نہیں ہو گا۔ اگر ایسے کوئی بات ہے تو تم مجھے کہو میں بات کرتا ہو سب سے لیکن تم ایسا کچھ مت کرنا جس سے میرے خاندان کو دکھ ہو۔ ارے ارے کیا ہوا تم تو سچ میں مجھے غلط سمجھ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے یار کیا ہوا ہے تمہیں، خالد اٹھتے ہوئے بولا پلیز کسی کو بتانا نہیں ورنہ میرے بارے میں کیا کیا سوچتے رہنگے گھر والے۔

تو ٹھیک ہے پھر تم نہیں ملو گے اس لڑکی سے آج کے بعد جہانگیر نے اٹھ کے کہا کیوں کے اس سے ابو کو دکھ ہوگا اور میں ابو کو کسی بھی دکھ میں نہیں دیکھ سکتا تو خیال روکو اب تم۔

جہانگیر کے آبا اپ سے کچھ کہنا ہے میں نے۔ کیا ہوا اتنے پریشان کیوں ہو کیا ہوا۔

آج جہانگیر نے تو مجھے ہلا کے رکھ دیا۔ کیوں اب اس نے کیا کر دیا ہے اس کا تو روز کا ہے لازمی بات ہے کچھ نہ کچھ تو کرے گا ہی۔ ارے میرے بات تو سنئے اپکو بس موقعہ چاہئے میرے معصوم بچے پہ لازم لگانے کے لئے۔ اچھا بابا بولو بات کیا ہے۔

جہانگیر نے آج خالد کو کسی دوسری لڑکی کے ساتھ دیکھا ہے ہوٹل میں جہانگیر بول رہا تھا کہ دوست نہیں لگ رہی تھی کیوں کہ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دے بیٹھے ہوئے تھے،

بیگم بات سوچ سمجھ کر کہا کرو اپکو اچھی طرح پتا ہے کہ خالد کون ہے اور ایک ہفتے میں ہمارے بیٹی کے ساتھ نکاح بھی ہو رہا ہے اپکی اس بات کے وجہ سے گل پہ کیا اثر پڑسکتا ہے انجام جانتی ہو۔

اسلم صاحب غصہ سے بول کہ اٹھ گئے۔
اور اگر یہ بات چھوٹ نکلی تو جہانگیر کو اس کے کیا سزا ملے گی اچھی طرح جانتی ہو۔

آپ آرام سے کام یہ پانی پی لیں بیٹھ جائیں آپ
نہیں جہانگیر کو بلاؤ اور خالد اور اُس کے امی کو بھی اج ابھی ہی بات صاف کر کے ختم کرتا ہو سب کچھ لیکن یاد رہے اگر یہ بات غلط ثابت ہوئی تو جہانگیر کی خیر نہیں۔
نہیں نہیں اب آپ آرام کریں رات بھی ہو گئی ہے کل آرام سے بات کرینگے اب سب لوگ سو گئے ہے پلیز آپ بھی آرام کرے۔
آرام کسے کرو یہ کوئی چھوٹی بات ہے کیا جب اس کو کوئی اور ہی پسند تھی۔

تو پھر میرے بچی کی زندگی کے ساتھ کیوں کھیل رہا ہے۔
اپ غصہ ہو گئے اتنا ورنہ جہانگیر کا بھی یہی مطلب ہے کہ گل کے لئے ہاں کیوں کی صاف بول دیتا آپ کو کہ میں نہیں کر سکتا۔

اور میں بھی یہی سوچ رہی ہو کہ ایسا کیوں کر دیا اس نے ہم نے زبردستی تھوڑی کی تھی۔

نہیں نہیں مجھے جواب لازمی چاہئے جہانگیر سے یا خالد سے کل پتا چلے گا کہ کون سچا ہے اور کون چھوٹا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ehsas | By Fawad Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

میں اپنے کانوں سے سن کے آئی ہو چاچا بہت غصے میں تھے
کل جہانگیر اور تم سے پوچھا جائے گا مطلب پلان ہمارا کامیاب
چل رہا ہے گل نے مسکرتے ہوئے خالد کو فون پہ کہا۔

کل ناشتہ سے فارغ ہو کے سب لوگ اسلم صاحب کے انتظار میں
تھے۔

جہانگیر بیٹا خالد کون ہے کیا لگتا ہے
تمہارا کچھ تو سوچ سمجھ کے بولتے نہ تم
پہپہو جو دیکھا ہے میں نے وہی کہا ہے
باقی میں نے جہانگیر سے پوچھا بھی کہ اگر ایسی کوئی بات ہے
تو مجھے بتا دو لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھے یہ بھی پتا
ہے کہ اس نے جھوٹ کہا مجھ سے بھی اور گل سے بھی اور اب
بھی جھوٹ ہی بول رہا ہے

منہ سنبھال کہ بات کرو تم ورنہ خالد غصہ سے اٹھ گیا
بیٹھ جاؤ ابھی پتا چل جائے گا اسلم صاحب نے اندر اکے کہا
تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں نے جو سنا ہے وہ سچ ہے کیوں
اگر جھوٹ ہوتا تو تم دونوں اس طرح لڑتے نہیں اچھا ہو گا کہ
سب کچھ تم مجھے بتا دو صاف صاف خالد
جی ماموں میں بتا رہا ہو اپکو ایسا کچھ نہیں ہے
اگر ایسا کچھ ہوتا تو میں پاگل ہو جو گل کے لئے ہامی بھرتا پھر
خالد نے بہت اچھی طرح بات کو سنبھال کہ کہا

اچھا تو جہانگیر تم نے ان دونوں کو کہاں پہ دیکھا اور وہ لڑکی ہے کون

ابو میں نے ان دونوں اپنے آفس کے پاس والے ہوٹل میں دیکھا تھا اور لڑکی کا تو پتا نہیں لیکن منشا نام ہے اُس کا میں خود ملا ہو اس سے

بلکل ملا ہے یہ ماموں سے لیکن جس طرح کہہ رہا ہے اس طرح کا کچھ نہیں ہے صرف دوست ہے وہ میری خالد جب وہ دوست ہے تو بولا لو اس کو یہاں سب کچھ صاف پتا چل جائے گا

جی ماموں لیکن ایک لڑکی کے لئے یہ بہت شرم کے بات ہے جب وہ کسی کے گھر اس طرح اپنے آپ پہ لگے الزام کو صاف کرنے آئی گی

میرے لئے میرے بیٹی کی عزت اہم ہے نہ کہ اس لڑکی کہ جس پہ الزام لگا ہے اسلم صاحب نے غصہ میں کہا تو ماموں وہ بھی کسی کی عزت ہے اس کو ہم ایسے کیسے بدنام کر سکتے ہے

نہیں بیٹا بدنامی سے تو بچا رہا ہو میں اس کو اور تم اس کو بدنامی کہتے ہو اور میں تو کسی اور چیز کو بدنامی سمجھتا ہو، سمجھ گئے ہو یا صاف صاف کہہ کہ سمجھا دو ٹھیک ہے ماموں میں بولتا ہو اس کو لیکن اگر یہ بات غلط نکلی تو

تو تم اس کے فکر مت کرو جہانگیر نے الزام لگایا ہے اور صرف اُس پہ نہیں بلکہ تین لوگوں کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کو میرا گھر چھوڑ کہ جانا ہوگا میں اس کو نہیں رکھ سکتا لیکن اگر یہ بات سچ نکلے تو تم سے حساب مانگو گا میں اپنے... عزت کا جو تم کو ایک مذاق لگ رہا ہے خالد نے منشا کو فون کر کہ بولا لیا اپنے گھر پہ اس کو انے میں، ٹائم تو لگنا تھا سب لوگ ایسی ہی پریشانی کے حالت میں بیٹھے یہی سوچ رہے تھے کہ کیا ہونے والا ہے کون سچا اور کون جھوٹا ہے کچھ ٹائم کے بعد منشا پہنچ گئی سب کو ایک ساتھ دیکھ کہ کچھ گھبرا بھی گئی سلام کر کے جسے ہی بیٹھی اچانک اسلم صاحب کا سوالوں کا سلسلہ شروع ہوا منشا بیٹی تم خالد کو جانتی ہو جی انکل جانتی ہو میں خالد کو کیوں کہ یہ میرا دوست ہے اور دوست سے انکار نہیں کیا جا سکتا منشا نے بہت تسلی سے جواب دیا اسلم صاحب کو اچھا تم خالد کو پسند کرتی ہو یا خالد تمہیں پسند کرتا ہے سوری انکل ایسی تو کوئی بات نہیں ہے اب تک ہم ملتے ہے لیکن جس طرح اب سوال کر رہے ہو تو میں بچی نہیں ہو میں بھی سمجھ گئی ہو کہ کیا مطلب ہے اپکا اور اگر ایسے کوئی بات ہوتی تو خالد اپ سب کو نہیں کہتا کیا منشا نے اپنا جواب بہت ہی ہوشیاری سے دیا

اچھا ٹھیک ہے تمہارے آنے کا بہت شکریہ اسلم صاحب منشا کو فارع کر کے بولے
تو جہانگیر صاحب دیکھ لیا اپ نے جو تم ایک الزام لگا رہے تھے۔

اب تو شاید کچھ شک نہ ہو سب کو گھر میں خالد نے بہت غصہ سے میں کہاں

اسلم صاحب بھی بہت غصے میں جہانگیر کے طرف دیکھ رہے تھے۔

تم کو شرم نہیں ایسی بات کو سوچتے ہوئے پھر سارے گھر میں بولنے سے اب تک تو میں صرف مذاق کرتا آرہا تھا

لیکن تم سچ میں بہت گرے ہوئے انسان ہو تم نے گل کا بھی نہیں سوچا اور ایسی بکواس کی ابھی نکلو یہاں سے میں تم کو اور برداشت نہیں کر سکتا اسلم صاحب نے بہت غصے میں کہاں

لیکن ابو میں بھی تو گل کاہی سوچ رہا تھا نہ کہ کچھ غلط نہ ہو جائے گل کہ ساتھ جہانگیر نے ابو کہ طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں نے کیا کہا وہ سنا تم نے نکلو ابھی کہ ابھی اس گھر سے سب لوگ پریشان ہو گئے

. خالد اور گل ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

نہیں میں معافی مانگتی ہو جہانگیر کے طرف سے پیلز یہ نہ کرے جوان لڑکا ہے کہاں جائے گا جہانگیر کی امی نے اسلم صاحب کو روتے ہوئے کہہ رہی تھی

جہانگیر گھر سے نکل گیا گل روم سے باہر تک نہ آئی خالد بہت زیادہ شرمندہ تھا اپنی اس حرکت پر

ہم نے ایسا تو نہیں سوچا تھا کہ یہ سب ہو یہ جہانگیر کے لئے
کتنی بڑی بات ہو سکتی ہے

گل یہ کیا کروا دیا مجھ سے خالد سر پکڑ کر بیٹھ گیا
گل روتے ہوئے سوچ رہی تھی میں تو صرف اس بات کا بدلہ لینا
چاہتی تھی کہ جہانگیر نے مجھے میرے اتنے پیار کے باوجود
کسے ٹکرا دیا
لیکن یہ تو نہیں سوچا تھا کہ بات یہاں تک پہنچ جائے گی مجھے
معاف کر دو

مجھ سے کیوں مانگ رہی ہو معافی اس کی ماں سے مانگو جو
اس ٹائم کس طرح تڑپ رہی ہے اپنے بچے کے لئے اس باپ سے
مانگو جس نے تم کو آج تک اپنی بیٹی سے کم نہیں سمجھا یہاں
تک کہ تمہارے بنائے ہوئے ڈرامے کی وجہ سے انہوں نے اپنے
جوان بیٹے کو اتنی بڑی سزا دی اور میں کتنا پاگل بن گیا
کہ اتنا بڑا ڈرامہ کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ ان
سب کا کیا ہو گا میری وجہ سے آج یہ گھر تکلیف میں ہے سب
رو رہے ہیں مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے بہت
گل اپنے روم میں جا کہ رو رہی تھی یہ کیا کر دیا میں نے سب کو
.. اتنا دکھ کیسے دیا میں نے
جہانگیر کا فون مسلسل بند آ رہا تھا
گل کافی ٹائم سے کوشش کر رہی تھی لیکن نہیں لگ رہا تھا

کل نکاح ہے اور جہانگیر کا کچھ پتا نہیں پیلز اپ اس کے کسی دوست سے فون کر کے پوچھ لو شاید کسی کو تو پتا ہوگا کچھ نہ کچھ جہانگیر کے امی اسلم صاحب کو رو رو کے کہہ رہی تھی

میں نے ایک بار کہا تھا کہ اگر یہ بات غلط نکلی تو جہانگیر کے لئے اچھا نہیں ہو گا اب جہاں بھی ہو مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا اسلم صاحب نے کہاں

اچھا تو ایک بار دل پہ ہاتھ رکھ کے بولے کہ جہانگیر جھوٹ بول رہا تھا

کیا آپکو نہیں پتا کہ وہ اتنے غلط بات نہیں کر سکتا کچھ تو دیکھا ہے نہ اس نے اس لئے ایسا کہاں آپکو خود بھی یقین ہے جہانگیر پر لیکن بس آپ مان نہیں رہے

گل اپی خالد بھائی نے یہ لیٹر آپکو دینے کا کہاں ہے یہ لو کلثوم نے گل کے روم میں خالد کا لیٹر دیا

میں معافی چاہتا ہو گل تم سے اور سب گھر والوں سے لیکن میرے معافی کا کوئی اور راستہ مجھے نظر نہیں آ رہا اس لئے یہ قدم اٹھا رہا ہو

جہانگیر تمہارے لئے جو سوچتا ہے وہ شاید میں نہ سوچ سکو اور جتنا وہ تمہارا خیال رکھتا ہے اتنا میں نہیں رکھ سکتا اور تم اس کے ساتھ اتنا بڑا ڈرامہ کھیل سکتی ہو صرف اس بات کے لئے کہ اس نے صرف اپنی مرضی بتائی تھی

بس پھر اس کے بعد تم نے اُس سے ان سب کا وجہ پوچھی تھی کہ کیوں انکار کیا

نہیں نہ لیکن بس صرف بدلہ لینا چاہتی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan

Ehsas | By Fawad Ali (Compleat Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

<https://crazyfansofnovel.com/>

<fb.me/CrazyFansOfNovel>

اس انسان سے جس نے تمہارے لئے تمہاری خاطر کیا کیا نہیں کہا مجھے لیکن اب میں جہانگیر کو سچ بنا کے اپنے گناہ کو ختم کرنے کی ایک چھوٹی سے کوشش کر رہا ہو۔
کیوں کے منشا مجھے چاہتی ہے اور میں اس کو چھوڑنے والا تھا تمہارے لئے لیکن اب نہیں اب میں اس کو ہی اپنا بنا کے جہانگیر کو سچا بنا رہا ہو۔

اور میں منشا کو لے کے جا رہا ہو واپس لندن ان سب میں تمہاری بھی غلطی نہیں ہے سب میری ہی ہے میں نے تمہیں سمجھایا کیوں نہیں روکا کیوں نہیں اب اس طرح کرنے سے جہانگیر کو تو سچ بنا دونگا شاید ماموں معاف بھی کرے لیکن جو ذلت میرے اور میری امی کے نصیب میں اب آئے گی اس کا کیا جو نفرت اب ماموں مجھ سے کرینگے اس کو کیسے ختم کرونگا میں۔

گل میں منشا کو لے کے جا رہا ہو اور وجہ بھی تم کو ہی پتا ہے باقی تم جو بہتر سمجھو وہ سب بتا دینا اور جیسی صفائی دینا چاہو دے دینا جس سے جہانگیر بے گناہ ثابت ہو جائے۔
یہ لیڑ تمہارے لئے ہے اور دوسرا سب گھر والوں کے لئے ہے جو تم نے گھر والوں کو دیکھنا ہے۔

گل ایک طرف تو رو رو کے خود کو بے حال کر دیا تھا لیکن خالد کے لیڑ نے جگا سا دیا کیوں کے اب تو جہانگیر کو معافی مل جائے گے اور وہ سچا ثابت ہو جائے گا۔
سب کے نظروں میں خالد نے ایک بار پھر میری مدد کی ایک کزن ہونے کا فرض نبھا کے چلا گیا۔

گل خوش ہوتے ہوئے لیڑ چاچی کے پاس لے گئی چاچی جہانگیر
اپنی جگہ ٹھیک تھا یہ لیڑ خالد چھوڑ کے چلا گیا ہے
جس میں خالد نے خود کہا ہے کہ وہ منشا کو چاہتا ہے چاچی
جلدی کرے چاچا کو دیکھا دیتے ہے تاکہ جہانگیر واپس آجائے
پتا نہیں میرے بیٹے کو ہی کیوں اتنی بڑے سزا ملی
نہ روئے اپ چاچی اب تو سب کچھ آپکے سامنے ہی ہے

.....
میں کہتی رہی آپ سے کہ جہانگیر جھوٹا نہیں ہو سکتا لیکن آپ
نہیں مانے یہ خود دیکھیں
اسلم صاحب لیڑ دیکھ کہ حیران رہ گئے مطلب جہانگیر ٹھیک بول
رہا تھا

اسلم صاحب نے جہانگیر کو خود فون کر کے واپس انے کا کہاں
گل یہ سن کہ بہت خوش ہوئی اور ساتھ میں رو بھی رہی تھی
لیکن کسی کو کچھ بتا بھی نہیں رہی تھی
کل جہانگیر گھر پہنچ گیا سب لوگ انتظار میں تھے
جہانگیر اندر آکے سلام کیا سب کو
اسلم صاحب نے گلے سے لگا کر کہاں بیٹا عزت کے بات تھی
رونہ مجھے یقین تھا تم پہ کہ میرا بیٹا جھوٹ نہیں بول سکتا ہے
جی ابو میں جانتا ہو کچھ بھی غلط نہیں ہو گا آپ فکر نہ کریں
جہانگیر نے گلے لگ کر ابو سے کہا

شام کو جہانگیر باہر صحن میں چائے پی رہا تھا
جہانگیر میں معافی چاہتی ہو تم سے یہ سب میرے وجہ سے ہوا
گل نظریں نیچے کر کہ بولی

کیوں گل تمہارا ان سب سے کیا کام جہانگیر نے حیران ہو کے جواب دیا

میں سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہتی ہو پلیز تم معاف کرو گے
مجھے جہانگیر زور زور سے ہنسا میں سب کچھ جانتا ہو خالد نے
سب کچھ بتا دیا یہ مجھے

گل میں نے تمہیں ٹھکڑا یا نہیں تھا بس اُس ٹائم میرے حالت کو دیکھ لیتی تم خود جہانگیر نے کہا

تو پھر اتنا ستایا کیوں مجھ کو تم نے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں
کتنا چاہتی ہو تمہیں گل منہ بنا کے بولی

یہ بھی پیار کا ایک اندز ہوتا ہے جہانگیر نے بھاگ کہ کہاں
گل پیچھے بھاگی تم روکو تو میں تمیں یہ انداز دیکھا دیتی ہو
بابا بابا بابا

The End

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہوگا اپنی قیمتی
رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد
رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و عافیت کا معاملہ
فرمائے

آمین